دیباچہ
از نگاہ راحیل

السلام علیکم

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں، مگر آپ کے پاس کوئی ذریعہ نہیں ہے۔۔تو ہم سے رابطہ کریں۔

ہماری ٹیم آپ کو قدم قدم پر رہنمائی فراہم کرے گی اور آپ کی لکھی ہوئی تحریر دنیا تک لائے گی۔

آپ اپنا لکھا ہوا ناول،افسانہ،شاعری،ناولٹ،کالم یا آرٹیکل پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو اپنا مسودہ ہمیں ورڈ فائل یا ٹیکسٹ فارم میں میل کریں

novelsclubb@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک،انسٹا پیج اور واٹس ایپ کے ذریعے بھی ہم سے رابطہ کر سکتے ہیں۔

FB PAGE:

NOVELSCLUBB

INSTA:

NOVELSCLUBB

WHATSAPP:

03257121842

دیباچہ

از

نگاہ راحیل

www.novelsclubb.com

دیباچہ بقلم نگاہ راحیل

قسط نمبر 7

باب پنجم

ہمیں لگتا ہے کہ زندگی

ایک تماشا ہے

ایک کھیل ہے

اور

صرف ایک دکھاوا ہے۔

www.novelsclubb.com

ایسا دکھاوا

جو ہم دوسروں کے سامنے کرتے ہیں

لیکن

ہم یہ بھول جاتے ہیں کہ

دکھاوا مصنوعی ہوتا ہے

حقیقت نہیں۔

اگر مجھ سے پوچھا جائے کہ

زندگی کیا ہے؟

تو میرا جواب ہوگا کہ

زندگی ایک سبق ہے۔

www.novelsclubb.com

ایسا سبق جو ہم

ہر لمحے سیکھتے ہیں

اور تب تک سیکھتے رہتے ہیں

جب تک ہم

اس دنیا کو الوداع نہ کر جائیں۔

بس فرق اتنا ہے کہ

کچھ لوگ

www.novelsclubb.com

اس سبق سے بہت کچھ سیکھ لیتے ہیں

اور کچھ

اس سبق سے سیکھ کر بھی کچھ نہیں سیکھ پاتے۔

(بقلم نگاہ راحیل)

☆☆☆☆☆☆☆☆☆

تیز بارش کی بوندیں اپنی سکون بخش تال سے زمین کو ڈھانپ رہی تھی جیسے فطرت کا نرم آرکسٹرا سرمئی رنگ کے کینوس پر چل رہا ہو۔

مرات دروازہ کھولنے کے لیے آگے بڑھا۔اس کا انداز بہت فاتحانہ تھا۔

دروازے کا ہینڈل گھماتے ہی دروازہ کھل گیا۔

مرات کے چہرے پر بہت خوشی تھی کیونکہ یہ وہی موقع تھا جس کا اسے سب سے زیادہ انتظار تھا۔

www.novelsclubb.com

براق کی تباہی !۔

مرات کے چہرے سے مسکراہٹ اس وقت غائب ہوئی جب اس نے دروازے کی دوسری جانب کھڑے شخص کو دیکھا۔

وہ جس کا منتظر تھا وہ وہاں نہیں تھی

بلکہ

وہاں تو مرات کا سب سے بڑا دشمن تھا۔

براق یامان !۔

(بارش کے نرم گلے میں وقت ٹھہر گیا تھا جیسے دنیا نے ایک پر سکون توقف کو گلے لگا لیا ہو۔)

مرات کا ذہن بالکل ماؤف ہو گیا اور اس کے ہوش اڑ گئے۔اس کے چہرے پر ایک کے بعد ایک رنگ آکر گزر رہا تھا۔اس کے بر عکس براق کے چہرے پر بہت اطمینان تھا۔

www.novelsclubb.com

(بارش کا ہر قطرہ ایک شاعرانہ کہانی لکھ رہا تھا جو اپنے فضل سے دنیا کو رنگین کر رہا تھا۔)

"اندر نہیں بلاؤ گے ؟"

براق نے چبھتی ہوئی نگاہوں سے مرات کو دیکھتے ہوئے پوچھا۔

مرات کچھ کہہ نہ سکا۔اس نے بس اثبات میں سر ہلا کر براق کو اندر آنے کی اجازت دی۔

براق اس کے گھر میں داخل ہوا اور اس نے دروازے کو خود ہی بند کر دیا مگر اس نے دروازے کو لاک نہیں کیا تھا۔

"لگتا ہے تم مجھے دیکھ کر خوش نہیں ہوئے۔"

براق نے چبھا چبھا کر کہا۔اس کے چہرے پر ہلکی سی مسکراہٹ تھی اور اس کا انداز فاتحانہ تھا۔

(ہوا مٹی کی خوشبو کے ساتھ آباد تھی جو آسمانوں سے ایک خوشبودار نذرانہ تھا۔)

"نہیں نہیں! ایسا کچھ نہیں ہے۔"

مرات نے گھبراتے ہوئے جواب دیا۔

تمام! مجھے ایسا لگ رہا ہے جیسے تم کسی کا انتظار کر رہے تھے۔ کیا میں نے ٹھیک کہا؟"

براق نے کہا۔

(اس مرحلے پر، زندگی بارش کے نرم گلے میں سکون پا رہی تھی۔ یہ اس خوبصورتی کی یاد دلا رہی تھی جو آسمان کے نازک آنسوؤں سے ابھر رہی تھی۔)

"آپ کو کوئی غلط فہمی ہو رہی ہے۔ میں تو کسی کا انتظار نہیں کر رہا تھا۔"

مرات نے مزید گھبراتے ہوئے جواب دیا۔

براق یہ سن کر کچھ لمحے کے لیے خاموش ہو گیا اور پھر وہ کہنے لگا کہ

"تم جھوٹ بہت اچھے سے بول لیتے ہو مرات۔"

براق نے کہا تو ایلدار کے پیروں تلے زمین ہی نکل گئی۔ اس کا دل جیسے بالکل بند ہونے والا تھا۔

"تم اب یہ کیوں نہیں کہتے کہ براق بہت ہی بے وقوف ہے۔"

براق نے مزید کہا۔ ایلدار اسے حیران اور پریشان ہو کر دیکھ رہا تھا۔

"جانتے ہو تمہاری سب سے بڑی غلطی کیا ہے؟"

"کہ تم خود کو عقلمند اور اپنے حریف کو بے وقوف سمجھتے ہو۔"

"جب کہ سچائی اس کے بالکل برعکس ہے۔"

براق نے باتوں باتوں میں اپنی تعریف بھی کر دی جو کہ حقیقت تھی۔

"تم چپ کیوں ہو؟ کچھ کہو نا۔"

براق نے اپنے الفاظ پر زور دیتے ہوئے کہا۔

www.novelsclubb.com

"تمہیں۔۔ تمہیں یہ سب کیسے معلوم ہوا؟"

مرات نے اپنی پریشانی کو چھپانے کی ناکام کوشش کرتے ہوئے کہا۔

"اللہ اللہ! مرات تم تو ماسٹر مائنڈ تھے نا! لیکن اب مجھے ایسا لگتا ہے کہ تمہارے پاس مائنڈ ہے ہی نہیں۔"

اب کی بار براق نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"چلو میں تمہیں کچھ لوگوں سے ملوانا چاہتا ہوں۔"

براق نے ابرو اچکاتے ہوئے کہا۔

"ساتھیوں! آجاؤ۔"

براق نے پکارا تو اس گھر کا دروازہ کھل گیا۔ تین افراد اس گھر میں داخل ہوئے۔ انہیں دیکھ کر مرات کا چہرہ بہت سے تاثرات سے بھر گیا۔ اس کے قدیم زنجیر ہوئے۔ حیرانگی، پریشانی اور شکست، یہ سب اس کے چہرے پر صاف واضح تھا۔

"مرات! ایک بات جان لو۔ ایک فوجی کو نہ ہی قابو میں کیا جا سکتا ہے اور نہ ہی مجبور کیا جا سکتا ہے۔"

ان تین افراد میں سے ایک شخص نے فاتحانہ انداز میں کہا۔ وہ احمت تھا۔

اور تمہیں کیا لگا مرات؟ میں اتنے سال فوج میں کام کرنے کے بعد تمہارے حکم "

" کی پیروی کروں گا؟ کیا سوچ ہے تمہاری۔ واہ! واہ!۔

ان تین افراد میں سے ایک شخص نے تمسخر اڑاتے ہوئے کہا۔ وہ یاسر بے تھے۔

" آئی ایم سو سوری مرات! مگر یہ حقیقت ہے۔"

ان تین افراد میں سے آخری شخص نے کہا۔ مرات کو سب سے زیادہ حیرت اسی شخص کو دیکھ کر ہوئی تھی۔ اس شخص کے ان چند الفاظ نے مرات کو ریزہ ریزہ کر دیا تھا۔ کیونکہ یہ شخص اور کوئی نہیں، بلکہ یہ تو اس کا سب سے اچھا دوست، اس کا خیر خواہ اور اس کا رازدار ایرن تھا۔

"ایسا نہیں ہو سکتا!۔۔ تم لوگ میرے ساتھ ایسا نہیں کر سکتے۔"

مرات غرایا۔

"تم نے مجھے دھوکہ دیا ایرن! تم ایسا کیسے کر سکتے ہو؟"

مرات نے کہا۔

تم جانتے ہو۔۔میں نے تمہیں کئی بار ہنٹ دی تھی ایرن کے بارے میں لیکن"

" اصل میں تم بہت بے وقوف ہو مرات۔

براق نے ابرو اچکاتے ہوئے کہا۔

"ہنٹ؟ کیسی ہنٹ؟"

ایلدار نے نا سمجھی کے عالم میں کہا۔

اوہ کم آن! یاد کرو تھوڑا سا۔۔جب استنئے پارک میں تم نے اپنا ایک ساتھی کو بھیجا"

تھا۔تم بھی وہاں پر موجود تھے۔میں نے تمہیں تب ماسٹر مائنڈ کہا تھا۔یاد ہے؟اور

"ابھی بھی کچھ دیر پہلے میں نے تمہیں کچھ ایسا ہی کہا تھا۔

www.novelsclubb.com براق نے کہا۔

"تم کہنا کیا چاہتے ہو؟"

ایلدار نے پوچھا۔

"تمہیں ماسٹر مائنڈ صرف ایرن کہتا تھا۔"

براق نے ایک فاتحانہ انداز میں کہا۔

مرات کی پریشانی اور حیرانگی میں مزید اضافہ ہوا۔

مرات! تم ابھی ایک چھوٹے بچے ہو۔ جسے لوگ اپنے مطلب کے لیے استعمال" کر لیتے ہیں اور اسے اس بات کی خبر بھی نہیں ہوتی کہ وہ کیسے کسی کے ہاتھ میں ایک "کھلونا بن گیا ہے۔

براق نے اپنے الفاظ پر زور دیتے ہوئے کہا۔

ایسا نہیں ہو سکتا۔۔ ایسا نہیں ہو سکتا۔۔ میں جیت رہا تھا اور تم۔۔ تم! ہار رہے" تھے۔۔ میں تمہیں اور تم سے جڑے ہر شخص کو موت کی نیند سلانے والا تھا اور پھر۔۔ یہ کیا ہوا؟

وہ جیسے اپنے حواس کھو بیٹھا تھا۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

تاریخ تھی 13 جنوری، 2022۔

آسمان کے وسیع کینوس کے نیچے ایک چمکتی ہوئی دھوپ والا دن فضل کے ساتھ نمودار تھا۔ سورج کی تیز روشنی میں ہلکی ہوا کا جھونکا بہت بہت پر سکون محسوس ہو رہا تھا۔

احمت براق سے ملنا چاہتا تھا۔ اسی وجہ سے اس دن وہ دونوں ایک پارک میں ملیں۔

(اس پارک کے تازہ پھول اور کٹی ہوئی گھاس کی خوشبو ہر طرف پھیلی تھی۔)

وہ دونوں ایک بینچ پر بیٹھے ہوئے تھے۔ احمت کے چہرے پر پریشانی صاف واضح تھی۔

"تم مجھ سے کیوں ملنا چاہتے تھے؟"

www.novelsclubb.com

براق نے پوچھا۔

"وہ۔۔۔میں آپ کو کچھ بتانا چاہتا ہوں۔"

احمت نے کہا۔

"ہاں بتاؤ۔"

براق نے کہا۔

"مجھے سمجھ نہیں آرہا کہ میں یہ سب آپ کو کیسے بتاؤں۔۔"

احمت نے کہا تو براق کے چہرے پر ناگواری کے تاثرات جھلکے۔

"احمت! یوں پہیلیاں مت بجھواؤ۔صاف صاف کہو کیا بات ہے۔"

براق نے کہا۔

"مجھے معلوم ہو گیا ہے کہ مرات کون ہے۔"

www.novelsclubb.com

یہ سن کر احمت حیران تھا کہ براق کے چہرے پر ابھی تک اطمینان ہی تھا۔

"تمام! اچھی بات ہے۔"

براق نے اطمینان سے کہا۔

(براق خیالات کے دائرے میں ایک مینار کی طرح تھا۔)

"آپ یہ نہیں پوچھیں گے کہ وہ کون ہے؟"

احمت نے حیرانگی سے پوچھا۔

"نہیں! کیونکہ میں جانتا ہوں کہ مرات کون ہے۔"

یہ سنتے ہی احمت کی بے یقینی میں مزید اضافہ ہوا۔

"کیا؟ آپ جانتے ہیں کہ ایلدار ہی مرات ہے؟"

احمت نے پوچھا۔

"ہاں! میں جانتا ہوں۔"

www.novelsclubb.com

براق نے جواب دیا۔

(اس کی سوچ روشن تھی جو راستوں کی تاریکی کو روشنی سے بے نقاب کرتی تھی۔)

تو۔۔تو پھر آپ نے مجھے کیوں نہیں بتایا؟آپ نے ابھی تک اسے اس کے اعمال"

"کی سزا کیوں نہیں دی؟

احمت نے پوچھا۔

" احمت! ہر چیز کا ایک وقت مقرر ہوتا ہے۔"

براق نے ابرو اچکاتے ہوئے کہا۔

(اس کا ناقابل تسخیر تجسس علم کے سمندروں میں سفر کو ہوا دیتا تھا۔)

"آپ کو کب اور کیسے پتہ چلا ایلدار کے بارے میں؟"

احمت نے پوچھا۔

www.novelsclubb.com

مجھے اس بارے میں تب سے پتہ تھا جب وہ یہاں ہمارے درمیان آیا بھی نہیں"

"تھا۔

براق نے جواب دیا۔

(اس کے اندر الہام کی بہت سی لہریں تھیں۔)

"کیسے ؟"

احمت کے سوال نہ رکیں۔

میرے بابا کا قاتل کارا بے! اس کے بارے میں تمام معلومات میں نے ہمیشہ سے" رکھیں تھیں۔ مجھے یہ معلوم تھا کہ اس کا ایک بیٹا بھی ہے۔ اس لیے جب میں فوج میں آیا تو میں نے اسے ڈھونڈنا شروع کر دیا۔ اور پھر بہت ہی کم عرصے میں مجھے ا "س کے بارے میں معلوم ہو گیا۔

براق یہ سب کہہ رہا تھا تو احمت کے چہرے پر ایک کے بعد ایک رنگ آکر گزر رہا تھا۔

(لوگ اس کے ذہن کی پیچیدگیوں کو دیکھ کر حیران رہ جاتے تھے۔)

"تو آپ نے اس کو فوج میں کیوں آنے دیا؟"

احمت نے پوچھا۔

مجھے اس کی پلاننگ معلوم تھی۔وہ یہاں ہمارے درمیان آکر،ہمارا بھروسہ جیت" کر ہم پر حملہ کرنا چاہتا تھا۔لیکن تم جانتے ہو وہ یہ نہیں سمجھ سکا کہ وہ اپنے ہی بچھائے ہوئے جال میں پھنس چکا ہے۔"

براق نے اب کی بار مسکراتے ہوئے کہا۔

اس کی مسکراہٹ فاتحانہ تھی۔

اس کی ذہانت محض صرف ایک تحفہ نہیں تھی بلکہ اس کی غیر متزلزل لگن اور) تفہیم کی انتھک جستجو کا ثبوت تھی۔(

"میں آپ کو کبھی نہیں سمجھ پاؤں گا براق بے۔"

www.novelsclubb.com

احمت نے کہا۔

"تمہیں مجھے سمجھنے کی ضرورت بھی نہیں ہے۔"

براق نے کہا۔

اس دنیا میں روشن خیالی کے چاہنے والوں کے لیے وہ بصیرت کے ذخیرے کے (

طور پر کھڑا تھا۔اس کا ذہن انسانی عقل کی لامحدود طاقت کا ثبوت تھا۔)

"تو اب آپ کیا کرنے والے ہیں؟"

احمت نے چند لمحے بعد پوچھا۔

دیکھو احمت! ہمارا اصل حدف مرات نہیں ہے بلکہ ہمارا اصل حدف تو اونور "

"ہے۔

براق نے سنجیدگی سے کہا۔

"مطلب مرات ہی ہمیں اونور تک لے جائے گا۔رائٹ؟"

www.novelsclubb.com

احمت نے کہا۔

ہاں! ایسا ہی ہے۔بس تمہیں اب ایسا ایکٹ کرنا ہوگا کہ تم مرات کے "

" بارے میں جانتے ہو اور تم نے مجھے اس بارے میں کچھ نہیں بتایا۔

براق نے کہا تو احمت کو یہ سمجھنے میں چند لمحے لگے۔

"وہ کیوں؟ براق بے یہ کوئی فلم نہیں چل رہی۔"

احمت نے کہا۔

"ابھی میری بات مکمل نہیں ہوئی۔"

براق نے احمت کو سنجیدگی سے دیکھتے ہوئے کہا۔

یاسر بے تمہارے ساتھ ساتھ میرے بھی بہت اچھے ساتھی ہیں۔انہوں نے "
مجھے بتایا تھا کہ تمہیں ایلدار پر شک ہو گیا ہے اور تب میں نے انہیں یہ اجازت دے
دی تھی کہ وہ تمہیں ایلدار کے بارے میں بتا دیں۔"

www.novelsclubb.com

براق کہہ رہا تھا تو احمت اسے حیرانگی سے سن رہا تھا۔

("تو یہ یاسر بے کو بھی جانتے ہیں۔واللہ!۔")

مرات کو ایسا لگتا ہے کہ یاسر بے اس کے خیر خواہ ہیں لیکن اصل میں وہ صرف "

" وہاں ایک جاسوس کے طور پر ہیں۔

"وہ مجھے ایلدار کی ہر خبر لا کر دیتے ہیں۔"

اب جلد ہی تم لوگ ایلدار کے گھر۔۔اصل گھر میں جاؤ گے اور وہاں ایلدار تمہیں "مجبور کرنے کی بہت کوشش کرے گا اور تمہیں ایسا شو کروانا ہو گا کہ تم مجبور ہو گئے ہو۔"

براق نے کہا تو احمت اس غور سے سن رہا تھا۔

"لیکن وہ یہ نہیں جانتا کہ ایک فوجی کو نہ ہی قابو کیا جا سکتا ہے اور نہ ہی مجبور۔"

"سمجھ گئے؟"

www.novelsclubb.com

براق نے اپنی بات مکمل کرتے ہوئے پوچھا۔

"ہاں! میں سب سمجھ گیا۔"

احمت نے کہا۔اس کی حیرت ابھی تک قائم تھی۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆

کچھ دن بعد۔

وہ دونوں آرمی کی ایک بیس میں موجود تھے۔

احمت براق کے سامنے سر جھکائے شرمندگی کے عالم میں کھڑا تھا۔

"مجھے معاف کردیں براق بے!۔"

احمت نے کہا۔

معافی! کیسی معافی؟تم جانتے ہو تمہاری اس کوتاہی کی وجہ سے آیاز اب نہیں رہا۔"

براق نے بلند آواز میں کہا۔

(اس کا دل اپنوں کو کھو دینے کے غم کی وجہ سے ریزہ ریزہ ہو چکا تھا۔)

"مجھ سے غلطی ہو گئی۔ مجھے معاف کر دیں۔"

احمت نے افسردگی سے کہا۔

احمت! میں نہ ہی خود غلطی کرتا ہوں اور نہ ہی اپنے ساتھیوں میں سے کسی کو غلطی "کرنے دیتا ہوں۔"

براق نے اپنے ایک ہاتھ کی مٹھی بھینچتے ہوئے کہا۔

(دکھ، تکلیف اور یادیں اس کے دل سے جا نہیں پا رہی تھیں۔)

اگر تم وہاں وقت پر پہنچ جاتے تو آیاز آج زندہ ہوتا اور ایمرے چچا لاپتہ نہ "ہوتے۔"

www.novelsclubb.com براق نے مزید کہا۔

"مجھ سے غلطی ہو گئی آپ مجھے جو سزا دینا چاہیں۔۔"

احمت اپنی بات مکمل نہیں کر پایا۔

"یہاں سے چلے جاؤ۔"

براق نے سنجیدگی سے کہا۔اس کی نیلی آنکھیں سرخ ہو رہی تھیں۔

وہ اسے کیسے معاف کر دیتا؟اس کی غلطی کی وجہ سے ایک شخص اپنی جان کھو (بیٹھا۔)

"براق بے!۔"

احمت نے زخمی سے انداز میں اسے پکارا۔

"احمت! میں ایک بات بار بار نہیں دہراتا۔"

براق نے کہا تو احمت وہاں سے خاموشی سے چلا گیا۔

www.novelsclubb.com

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

تاریخ تھی 20 جنوری 2022۔

دوسری بات یہ کہ۔۔۔"

"وہ جان گیا ہو گا کہ ایمرے چچا مجھ سے ملنا چاہتے تھے۔

"کیا مطلب؟ "

ایلدار کچھ سمجھ نہیں پایا۔

(کہیں براق کو سب کچھ معلوم تو نہیں ہو گیا؟)

ایسا ایلدار کو لگا۔

ساتھ ہی احمت نے بھی سوالیہ نگاہوں سے براق کو دیکھا۔

www.novelsclubb.com

مطلب یہ کہ جس دن ایمرے چچا مجھ سے ملنا چاہتے تھے۔۔۔ "

"اس ہی دن انہیں اغوا کیا گیا۔

"تو اس کا مرات سے کیا تعلق؟ "

ایلدار نے سوال کیا۔

(شاید اس کو سب کچھ معلوم ہو گیا ہے۔)

ایلدار نے سوچا۔

"ایلدار! وہ مجھے مرات کے بارے میں کچھ اہم معلومات دینا چاہتے تھے۔"

ایلدار اور احمت ایک دم حیران ہوئے۔

"آپ نے ہمیں اس ملاقات کے بارے میں کیوں نہیں بتایا؟"

احمت نے کچھ سوچتے ہوئے پوچھا۔

www.novelsclubb.com

بس تمہیں اب ایسا ایکٹ کرنا ہو گا کہ تم مرات کے بارے میں جانتے ہو اور تم)

(نے مجھے اس بارے میں کچھ نہیں بتایا۔

احمت کو براق کی یہ بات یاد تھی۔اس ہی لیے اس نے یہ سوال پوچھا۔

"کیا اب میں تم لوگوں اپنے آنے جانے کی خبر دیا کروں؟ "

احمت خاموش ہو گیا اور تھوڑا شرمندہ بھی۔

(وہ شرمندہ ہونے کا صرف دکھاوا کر رہا تھا۔)

"مرات کو کس نے بتایا ہو گا اس بارے میں؟ "

احمت کے اس سوال پر براق نے تھوڑا سوچ کر جواب دیا

اس ملاقات کا علم صرف مجھے اور ایمرے چچا کو تھا۔۔۔ "

"ہو سکتا ہے اس تک یہ خبر کسی نے پہنچائی ہو۔

"آخر کون ہو سکتا ہے وہ؟"

www.novelsclubb.com

ایلدار نے سوال کیا۔

(ایلدار کے دل کی دھڑکنیں تیز ہوئیں۔)

معلوم نہیں۔۔۔"

"مگر یہ ممکن ہے کہ ہمارے درمیان کوئی غدار موجود ہو۔

احمت کے اعصاب تنے۔اس نے گھبراتے ہوئے ایلدار کی جانب دیکھااور پھر براق کی طرف۔

بس تمہیں اب ایسا ایکٹ کرنا ہو گا کہ تم مرات کے بارے میں جانتے ہو اور تم (نے مجھے اس بارے میں کچھ نہیں بتایا۔

احمت نے براق کی اس ہی بات پر عمل کرتے ہوئے ایسے تاثرات دیے۔

"کیا تم کچھ کہنا چاہتے ہو احمت؟ "

براق نے احمت پر سوالیہ نگاہیں ڈالی۔

"ن۔۔۔ن۔۔۔ نہیں براق بے۔"

احمت نے اپنی نظریں جھکا لیں۔

www.novelsclubb.com

احمت دل ہی دل میں مسکرایا۔کیونکہ اس کے اس عمل سے ایلدار بے وقوف بن (
رہا تھا۔ایلدار کو ایسا لگ رہا تھا کہ براق کا شک احمت کی جانب ہے لیکن در حقیقت
(سب کچھ مختلف تھا۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

Selimiye Barracks,Turkiye.

رات کی تاریکی کو اب سورج کی بہت سی روشنی نے گھیر لیا تھا۔وہ سیاہ چمکتی ہوئی کار
کی ڈرائونگ سیٹ پر بیٹھا کار کو بند کرنے کے بعد وہ نیچے اترا۔

براق کا انداز آج بہت فاتحانہ تھا۔

بھورے لمبے کوٹ اور سیاہ جینز میں ملبوس اور معمول کے مطابق ہاتھ میں ایک بھاری گھڑی پہنے ہوئے وہ تیزی سے قدم اٹھاتا تر کچے آرمی کے ہیڈ کوارٹرز میں داخل ہو گیا۔ دونوں اطراف میں مختلف کمرے تھے۔ وہ چلتا ہوا ایک کمرے کے داخلی دروازے تک پہنچا۔

"کیا میں اندر آ سکتا ہوں دندار بے؟ "

اندر سے آواز آئی

"آؤ براق! مجھے تمہارا ہی انتظار تھا۔ "

www.novelsclubb.com

دروازے کو کھول کر وہ اندر داخل ہوا اور پھر اس نے دروازے کو مکمل طور پر بند کر دیا۔

کمرے کی دیواروں پر مختلف مانیٹرز 'نقشے اور ترکیے کے بارے میں معلومات سے مطابق چارٹس لگے تھے۔

کمرے کے درمیان میں ایک شیشے کی میز کے ساتھ دو کرسیاں رکھی تھیں۔ایک کرسی خالی تھی۔دوسری کرسی پر بیٹھے دندارے جو کہ عمر میں بہت زیادہ تھے ' انہوں نے چمکتی ہوئی نگاہوں اور ایک ہلکی سی مسکراہٹ لیے براق یامان کو بیٹھنے کو کہا۔

وہ کرسی پر آکر بیٹھ گیا اور سنجیدگی سے دندارے کو دیکھا۔

"تو بتایئے دندارے! کیا کہنا تھا آپ کو؟ "

"براق میں نے ایک فیصلہ لیا ہے۔"

"کیسا فیصلہ ؟"

www.novelsclubb.com

کچھ دیر بعد۔۔

دندار بے! اب جب کہ ہم سب باتیں ڈسکس کر چکے ہیں۔۔ تو میں آپ کو کچھ "

بتانا چاہتا ہوں۔"

براق نے کہا۔

"بتاؤ۔۔ اب ایسا کیا ہے جو تم نے مجھے ابھی تک نہیں بتایا؟"

دندار بے نے پوچھا۔

"دندار بے! میں چاہتا ہوں کہ میری بات آپ تحمل سے سنیں گے۔"

www.novelsclubb.com

براق نے کہا تو دندار بے کچھ سمجھ نہ سکیں۔

"تمام!۔"

دندار بے نے جواب دیا۔

"میں جانتا ہوں کہ مرات کون ہے۔"

براق نے ابرو اچکاتے ہوئے کہا۔

"تم نے ابھی مجھے بتادیا تھا کہ مرات کارابے کا بیٹا ہے۔۔ تو پھر؟"

دندار نے کچھ سمجھ نہ سکیں۔

یہ تو آپ کو میں نے بتادیا لیکن اب میں آپ کو ایک ایسی حقیقت بتانے والا ہوں"

"جس کو سن کر آپ شاید یقین نہ کر سکیں کہ یہ سچ ہے۔

براق نے کہا۔

"تم کہنا کیا چاہتے ہو؟"

www.novelsclubb.com

دندار بے نے ناسمجھی کے عالم میں کہا۔

"ایلدار ہی مرات ہے!۔"

براق نے چند لمحے بعد کہا۔

دندار بے کے چہرے پر ایک کے بعد ایک رنگ آ کر گزر رہا تھا۔

"واٹ؟"

دندار بے نے حیرانگی سے پوچھا۔

"تم جانتے بھی ہو تم کیا کہہ رہے ہو؟"

"میں اچھے سے جانتا ہوں کہ میں کیا کہہ رہا ہوں۔"

براق نے جواب دیا۔

دیکھو براق! مجھے لگتا ہے کہ تمہاری طبعیت ٹھیک نہیں ہے اسی وجہ سے تم ایسی" بہکی بہکی باتیں کر رہے ہو۔۔اس لیے پلیز اپنے الفاظ واپس لے لو اور یہاں سے جاؤ۔"

www.novelsclubb.com

اب کی بار دندار بے نے کچھ سنجیدگی سے کہا۔

"میں جانتا تھا کہ آپ میری بات کا یقین نہیں کریں گے۔"

براق نے شانے اچکاتے ہوئے مسکرا کر کہا۔

"بات ہی ایسی ہے۔"

دندار بے نے کہا۔

براق نے میز پر موجود اپنے موبائل کو اٹھایا اور اس کی اسکرین آن کی۔اس نے اس میں سے ایک وڈیو چلائی۔

دندار بے اس وڈیو کو غور سے دیکھ رہے تھے۔ان کا چہرہ کئی تاثرات سے بھرا تھا۔ حیرانگی، پریشانی، بے یقینی اور بھی بہت کچھ تھا ان کے چہرے پر۔

وہ وڈیو مرات اور اونور کی ایک ملاقات کی تھی۔جس میں ان کے درمیان کی جانے والی باتیں سب کچھ آشکار کر رہی تھیں۔

وڈیو مکمل ہونے کے بعد براق نے موبائل بند کیا۔

"تمہیں یہ وڈیو کیسے ملی؟"

www.novelsclubb.com

دندار بے نے چند لمحے بعد پوچھا۔

اگر مرات ہمارے درمیان یوں چھپ سکتا ہے۔ تو کیا ہمارا کوئی ساتھی وہاں نہیں"

"ہو سکتا؟

براق نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"کون ہے وہ ساتھی؟"

"ایرن !۔"

براق نے جواب دیا۔

"تم مجھ سے کیا چاہتے ہو؟"

www.novelsclubb.com

دندار بے نے براق کو سوالیہ نگاہوں سے دیکھتے ہوئے پوچھا۔

میں چاہتا ہوں کہ کسی بھی طرح ایلدار۔۔یعنی مرات کو اس بارے میں معلوم نہ "

ہو سکے کہ ہم اس کے بارے میں جانتے ہیں۔ میں نے آپ کو اعتماد میں اس لیے لیا

ہے کیونکہ عنقریب مرات اور اونور کو ان کے انجام تک پہنچانے کا وقت آ جائے گا
"اور اس وقت مجھے آپ کی ضرورت ہو گی۔

براق نے کہا۔

"تم فکر مت کرو۔۔میں تمہارے ساتھ ہوں۔"

اب کی بار دندار بے نے ہلکا سا مسکرا کر کہا۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆

براق آرمی کی سیکریٹ بیس جو خاص اسے اپنے مقصد کے لیے ملی تھی' وہاں سے
باہر آتا اپنی کار تک پہنچا۔ دروازہ کھولتے ہی اسے اپنے اطراف میں سے کسی کی آواز
آئی۔اس نے دروازہ بند کیا اور مڑ کر دیکھا تو احمت اس سے کچھ ہی فاصلے پر کھڑا کسی
سے بات کر رہا تھا۔

اس نے ادھر ادھر نگاہ رہرائی تو اسے ایلدار بھی نظر آیا۔وہ بیس کے دروازے کے پیچھے کھڑا تھا۔براق یہ جان گیا تھا کہ ایلدار احمت کی باتیں سننے کی کوشش کر رہا تھا۔

(توٹھیک ہے مرات! تم اگر چاہتے ہو کہ میں احمت پر شک کروں تو ٹھیک ہے"

"میں ایسا ہی کرتا ہوں۔

(براق نے دل ہی دل میں مسکراتے ہوئے سوچا۔

براق احمت کے تھوڑا قریب گیا تو وہ حیران ہوا۔

حیرانگی کے تاثرات دینے سے احمت کو اندازہ ہو گیا تھا کہ براق اسے کیا کہنا چاہ رہا ہے۔لیکن پھر بھی احمت نے فون بند نہیں کیا۔)

" وہ یہی ہے۔"

براق زیر لب بڑبڑایا۔

"ہاں! ہاں! میں آپ کو ساری اطلاع۔۔۔ "

www.novelsclubb.com

احمت کے الفاظ منہ میں ہی رہ گئے جب اس نے پیچھے مڑ کر براق کو دیکھا۔

اس نے فون فوراً سے بند کر ڈالا۔ براق کو حیرانگی یہ دیکھ کر ہوئی تھی کہ احمت کے ہاتھ میں سگریٹ تھا۔

(براق جانتا تھا کہ احمت نے سٹریس اور پریشانی کے باعث سگریٹ پینا شروع کیا ہے۔ یہ تو صرف دشمن کو بے وقوف بنانے کا ایک پلان تھا۔

"احمت! تم نے کب سے سگریٹ پینا شروع کیا؟"

احمت نے گھبرانے کا دکھاوا کیا۔

"وہ۔۔۔وہ۔۔۔بس کچھ دن پہلے ہی۔"

(احمت سب سمجھ گیا تھا کہ براق اس سے یہ سب کیوں پوچھ رہا ہے۔)

"اچھا! کس سے بات کر رہے تھے؟ "

ک۔۔۔ک۔۔۔کسی سے نہیں۔۔۔بس وہ آنے پوچھ رہی تھیں کہ میں کب "

"تک گھر آؤں گا۔

"کیوں خیریت ہے؟"

"ان کی طبیعت تھوڑی خراب ہے شاید۔"

("اللہ! اکتنے جھوٹ بولنے پڑ رہے ہیں۔اللہ تمہیں غرق کرے ایلدار!۔")

"اوہ! اللہ انہیں جلد صحت یاب کرے۔۔تم گھبرائے ہوئے کیوں ہو؟ "

"ن۔۔ن۔۔نہیں ایسا کچھ نہیں ہے۔۔ایلدار کہاں ہے؟"

ایلدار بیس کے دروازے سے یہ دیکھتا ہوا مسکرایا۔

www.novelsclubb.com

(واہ! واہ! احمت تم مجھے پھنسانا چاہ رہے تھے اور دیکھو اب تم ہی براق کی نظر میں مشکوک بن گئے ہو۔وہ دن بھی دور نہیں جب براق تمہیں غدار مان لے گا۔)

ایلدار۔۔۔(براق نے آرمی بیس کے داخلی دروازے کی جانب نگاہ دہرائی)وہ"

"دیکھو۔۔۔آگیا ایلدار۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆

اچھا تو مرات چاہتا ہے کہ تم اس شخص کو مار ڈالو جس کو وہ اپنی جگہ استنئے پارک"

"میں بھیجے گا؟

براق نے احمت سے پوچھا۔

ایوت! وہ یہی چاہتا ہے۔۔ظاہر سی بات ہے وہ خود وہاں آ بھی نہیں سکتا کیونکہ وہ"

"ہمارے ساتھ ہو گا۔

احمت نے کہا۔

www.novelsclubb.com

"اب مجھے کیا کرنا ہو گا؟"

احمت نے چند لمحے بعد پوچھا۔

"تم وہی کرو جو وہ تمھیں کہہ رہا ہے۔"

براق نے فوراً جواب دیا۔

"جیسا آپ کہیں۔"

احمت نے کہا۔

"کیا آپ نے مجھے معاف کر دیا؟"

احمت نے کچھ دیر بعد پوچھا۔

"احمت! تم یہاں سے جا سکتے ہو۔"

براق کا جواب سن کر احمت کو بہت تکلیف پہنچی۔

www.novelsclubb.com

☆☆☆☆☆☆☆

فروری 2022۔ 10

(موجودہ دن)

کچھ لمحے پہلے۔

آج میر آئے کو ایلدار سے ملنے کے لیے جانا تھا۔

(وہ آج بہت خوش تھی۔)

وہ سرخ فراک اور ایک سفید رنگ کے سکارف میں ملبوس تھی۔

(اس کے چہرے پر ایک خاص چمک تھی۔)

اس نے اپنا ہینڈ بیگ پکڑا۔

(اس کی آنکھوں میں ایک امید تھی۔)

وہ گھر سے نکلنے ہی والی تھی کہ اسے ایک دم کچھ یاد آیا۔

www.novelsclubb.com

براق آبے! میں آپ سے آج وعدہ کرتی ہوں کہ میں ایلدار سے اب آپ کو"

"بتائے بغیر کبھی نہیں ملوں گی۔

اسے یہ وعدہ یاد تھا۔

اس نے یہ وعدہ براق سے تب کیا تھا جب اسے معلوم ہوا تھا کہ براق کو اس کے اور ایلدار کے بارے میں سب کچھ معلوم ہو گیا ہے۔

وہ یہ وعدہ توڑنا نہیں چاہتی تھی، کسی بھی قیمت پر نہیں۔

"لیکن اگر براق آبے نے منع کر دیا تو؟"

"ایلدار کیا سوچے گا پھر؟"

وہ ایک دم کش مکش کا شکار ہو گئی تھی۔

اچانک اس کے گھر کا دروازہ کھلا۔

امید، خوشی اور چمک سب تباہ ہونے والا تھا۔ لیکن یہ تباہی اس تباہی سے بہتر تھی (جو اسے ایلدار کے پاس جانے سے ملنی تھی۔

براق وہاں سے آ رہا تھا۔

اسے دیکھ کر اس کے دل نے یہی کہا کہ وہ اسے سب بتا دے۔

www.novelsclubb.com

اور اس نے اپنے دل کی بات سن لی۔

وہ براق کی طرف بڑھی۔

"مرحبا! آپ۔۔آپ آج جلدی آگئے۔"

میرآئے نے کہا تو براق نے اثبات میں سر ہلا دیا۔اس کی آنکھوں میں بہت کچھ تھا جو میرآئے سمجھ نہیں پا رہی تھی۔

"تم کہیں جا رہی ہو میرآئے؟"

براق نے چند لمحے بعد کہا تو میرآئے کا دل ایک دم خوف کے مارے زور سے دھڑکا۔

"جی۔۔میں جا رہی ہوں۔"

میرآئے نے کہا۔

"کہاں؟"

www.novelsclubb.com

براق نے سنجیدگی سے پوچھا۔

"وہ۔۔وہ میں ایلدار سے ملنے جا رہی تھی۔"

میر آئے نے جواب دیا۔

"تم اس سے ملنے نہیں جاؤ گی۔"

براق نے فوراً کہا۔

"ک۔۔کیوں؟"

میر آئے نے حیرت سے پوچھا۔

"میں اس کا جواب تمہیں آ کر دیتا ہوں۔اور میرے آنے تک تم اس سے کوئی بات نہیں کرو گی۔ سمجھ آئی؟"

www.novelsclubb.com

براق نے کہا تو میر آئے خاموشی سے اسے دیکھے جا رہی تھی۔اس کی آنکھیں نم تھیں جن کو دیکھ کر براق کے دل کو بہت تکلیف پہنچی۔

"کیا تمہیں مجھ پر بھروسہ نہیں؟"

براق نے کہا۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

موجودہ دن۔

موجودہ وقت۔

ایسا نہیں ہو سکتا۔۔ایسا نہیں ہو سکتا۔۔میں جیت رہا تھا اور تم۔۔تم! ہار رہے تھے۔۔میں تمہیں اور تم سے جڑے ہر شخص کو موت کی نیند سلانے والا تھا اور "پھر۔۔یہ کیا ہوا؟

www.novelsclubb.com

وہ جیسے اپنے حواس کھو بیٹھا تھا۔

"اب تم میری بات غور سے سنو۔"

براق کہنا شروع ہوا۔

تم ہمیں اونور کا پتہ دو گے۔اور اگر تم ایسا نہیں کرو گے تو اپنے انجام کے ذمہ دار تم "

"خود ہو گے۔ سمجھ آئی۔؟

براق نے اپنے الفاظ پر زور دیتے ہوئے کہا۔

"میں مر جاؤں گا لیکن تمہیں اونور بے کا پتہ کبھی نہیں دوں گا۔"

اس نے یہ کہتے ہوئے اپنی جیب میں ہاتھ ڈالا تو اسی وقت وہاں موجود تمام افراد نے بھی اپنی جیب میں سے پستول نکال لی۔

مرات نے اپنی پستول ابھی تک تھامی ہوئی تھی لیکن اس کی گرفت ڈھیلی تھی۔وہ جیسے جانتا تھا کہ یہ پستول اس کا بچاؤ نہیں کر سکتی

www.novelsclubb.com

کیونکہ

یہ ایک ہتھیار

ان سب کے جذبات، طیش

اور ان کے حق پر ہونے کے سامنے

کچھ نہیں تھا!۔

"یہاں سے بھاگنے کی کوشش مت کرنا۔"

براق نے اسے تنبیہ کی۔

تم نے کہا اور میں نے مان لیا۔واہ! واہ! براق۔ تم جانتے ہو تم ابھی تک بہت بے

"وقوف ہو۔ تمہیں شاید معلوم نہیں کہ تمہاری بہن میری۔۔

براق اس کی طرف بڑھا اور ایک زوردار تھپڑ اس نے مرات کو چہرے پر دے

مارا۔

"اس کا نام اپنی زبان سے مت نکالنا۔"

www.novelsclubb.com

براق نے بلند آواز میں کہا۔

کیا ہوا؟ برا لگا؟ یہ تھپڑ تمہیں اس وقت اپنی بہن کے منہ پر مارنا چاہئے تھا جس "

"وقت وہ میرے ساتھ تم لوگوں سے جھوٹ بول کر ملا کرتی تھی۔

مرات نے براق کا تمسخر اڑاتے ہوئے کہا۔

" وہ معصوم ہے۔وہ تم جیسے گھٹیا انسان کے بارے میں نہیں جانتی تھی۔"

براق کی آنکھیں طیش کی وجہ سے سرخ تھیں۔

"اور اب تم مجھے صاف صاف بتاؤ کہ اونور کہاں ہے؟"

براق نے کہا۔

"سوری براق! میں یہ نہیں بتا سکتا۔"

www.novelsclubb.com

مرات یہ کہتا ہوا پلٹا۔

وہ اپنی پوری رفتار سے بھاگا۔

براق اور وہ سب اس کو روکنے کے لیے جا ہی رہے تھے کہ تب ہی وہ سب ایک دم رک گئے۔

مرات نے ایک کونے میں موجود ٹیبل کے اوپر سے ایک بیگ اٹھایا اور اس میں سے ایک شیل بم نکال لیا۔

"تم۔۔ تم ایسا کچھ نہیں کرو گے۔"

براق نے کہا۔

"غلط ! میں ایسا ہی کروں گا۔"

اور تب ہی ہر طرف ایک زوردار آواز گونجی۔

ہر طرف دھواں نمودار ہو گیا۔

www.novelsclubb.com

☆☆☆☆☆☆☆☆

وہ سب آرمی کی خفیہ بیس میں موجود تھے۔

"جیسا میں نے سوچا تھا سب کچھ بالکل ویسے ہی ہوا۔"

براق نے کہا۔

"کیا مطلب؟"

احمت نے پوچھا۔

"مطلب یہ کہ میں یہی چاہتا تھا کہ مرات وہاں سے بھاگ جائے۔"

براق نے کہا تو احمت کچھ سمجھ نہ سکا۔

"کیوں؟"

"آخر براق بے کی باتیں مجھے سمجھ کیوں نہیں آتیں؟")

www.novelsclubb.com

(احمت نے سر جھٹکتے ہوئے سوچا۔

"کیونکہ اس نے یہاں سے بھاگ کر سیدھا اونور کے پاس ہی جانا تھا۔"

"اور اونور تک پہنچنے کے لیے مرات کا وہاں جانا ضروری تھا۔"

براق نے کہا تو احمت کو سمجھ آنا شروع ہوا۔

اگر ہم مرات کو اپنے پاس رکھ لیتے تب بھی کوئی فائدہ نہ تھا۔اس نے ہمیں اونور"

"کے بارے میں نہیں بتانا تھا۔

کیونکہ جب ایک انسان شیطان کی پرستش کرنا شروع ہو جاتا ہے تو وہ اس کی اپنی"

"جان سے زیادہ حفاظت کرتا ہے۔

براق نے سنجیدگی سے کہا۔

لیکن وہ یہ بھول جاتا ہے کہ وہ جس کی حفاظت کر رہا ہے وہ شیطان ہے جو کسی کا"

نہیں ہوتا۔

براق نے مزید کہا۔

www.novelsclubb.com

☆☆☆☆☆☆☆

میر آئے اپنے کمرے میں موجود تھی۔

(آنسو دل کی بے ساختہ زبان ہوتے ہیں۔)

وہ بیڈ پر سر جھکائے بیٹھی تھی۔

آنسو کمزوری کی علامت نہیں ہوتے بلکہ یہ تو انسان کے اندر موجود جذبات کی (گہرائی کا ثبوت ہوتے ہیں۔

"کیسی ہو؟"

براق نے پوچھا۔

"آپ نے مجھے ایلدار سے ملنے کیوں نہیں جانے دیا؟"

www.novelsclubb.com

میر آئے نے غمزدہ آواز میں کہا۔

"اس کا جواب یہ ہے۔"

"یہ دیکھو۔ یہ ہے تمہارے ایلدار کی حقیقت۔"

(اس کا دل بکھر گیا۔)

"یہ۔۔یہ۔۔یہ جھوٹ ہے۔ایسا نہیں ہو سکتا۔"

(ایک بری طرح ٹوٹے ہوئے دل کے ٹکروں کے درمیان محبت اور اعتماد کا جذبہ اب کش مکش کا شکار ہو گیا تھا۔)

"یہ سچ ہے۔"

"نہیں۔ایسا نہیں ہو سکتا۔"

(اس کے دل کی تاریک گہرائیوں کے درمیان اب صرف اور صرف تکلیف تھی۔)

www.novelsclubb.com

"ایلدار مجھے دھوکا نہیں دے سکتا۔"

"اس کا نام ایلدار نہیں مرات ہے۔"

یہ سنتے ہی اس کی روح کانپ اٹھی۔وہ جس سے محبت کرتی تھی کیا اس کا نام بھی (صرف ایک دکھاوا تھا؟

"میں تمہارا دکھ سمجھ۔۔"

آپ کچھ نہیں سمجھ سکتے۔آپ کچھ نہیں جانتے۔آپ نے اور ایلدار نے مل کر" "مجھے دھوکا دیا ہے۔

(میر آئے نے چیختے ہوئے کہا۔آنسو ابھی تک اس کی آنکھوں سے بہہ رہے تھے۔)

"میں نے؟میں نے تمہیں کیا دھوکا دیا ہے؟"

"آپ پہلے سے ایلدار کی حقیقت سے واقت تھے؟ ہے نا؟"

www.novelsclubb.com
"بتائیے مجھے!۔"

"!تمام"

براق نے کہا تو اس کے دل پر بھی بہت سا بوجھ پڑ گیا۔ وہ جانتا تھا کہ وہ جو کہہ رہی ہے وہ کسی حد تک صحیح ہے۔)

"آپ نے مجھے تب کیوں نہیں روکا جب میں اس کی محبت میں اندھی ہو چکی تھی؟"

"دیکھو میر آئے تم جب جب اسسے ملنے جاتی تھی، میں نے تمہارے پیچھے اپنے کچھ لوگوں کو تمہاری حفاظت کے لیے بھیجا ہوتا۔ تاکہ اگر کبھی وہ تمہیں کوئی بھی نقصان پہنچانے لگے تو وہ تمہیں اس سے بچا سکیں۔"

"آپ نے ٹھیک نہیں کیا میرے ساتھ۔"

(ٹوٹے ہوئے دل میں اب محبت اور اعتماد کے جذبات اب تباہ ہو چکے تھے۔)

"آپ نے میرا استعمال کیا۔"

" آپ یہاں سے جائیے۔"

"جائیے!۔"

یہ سن کر براق وہاں سے جانے لگا۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

رات ایک نرم یاددہانی ہے کہ اندھیرے میں بھی خوبصورتی پائی جاسکتی ہے۔

میرآئے براق کے کمرے کی جانب بڑھی۔

"آبے! کیا میں اندر آسکتی ہوں۔"

براق جو اپنے کمرے میں موجود صوفے پر ٹانگ پہ ٹانگ جمائے بیٹھا تھا،اسے دیکھ کر چونکا ہوا۔اس کی نیلی آنکھیں نم تھیں۔

میرآئے اس کے برابر میں صوفے پر آکر بیٹھی۔

www.novelsclubb.com

'مجھے معاف کردیں۔"

میرآئے نے دکھ بھرے لہجے میں کہا۔

"تم معافی مت مانگو۔ معافی تو مجھے مانگنی چاہیئے۔ تم نے ٹھیک کہا تھا۔ میں نے تمہارے ساتھ صحیح نہیں کیا۔"

براق نے کہا تو اس کی آنکھیں مزید نم ہو گئیں۔

"نہیں! نہیں! ایسا کچھ نہیں آ بے۔ میں تو یہ سب غصے میں بول گئی تھی۔ آپ نے تو وہی کیا جو آپ کو صحیح لگا۔ غلطی ساری میری ہے۔"

میر آئے نے کہا۔

"بس مجھے ایک بات سمجھ نہیں آ رہی کہ میں نے ایلدار پر بھروسہ کیسے کر لیا؟"

میر آئے نے افسردگی سے کہا۔

"اس سوال کا جواب تمہیں میں یا کوئی اور نہیں دے سکتا۔"

"کیوں؟"

"کیونکہ اس سوال کا جواب تمہیں خود ڈھونڈنا ہو گا۔"

(ایک ٹوٹا ہوا دل انسان کو اپنی ذات سے ملوانے کا آغاز ہوتا ہے۔)

آبے! ایلدار کے ساتھ میں ملتی ضرور تھی لیکن ایک بات میں آپ کو بتا دوں"

"۔میں نے اپنی عزت پر کبھی حرف نہیں آنے دی۔

میر آئے نے چند لمحے بعد کہا۔

تم مجھے یہ سب مت بتاؤ میر آئے۔میں جانتا ہوں تمہیں۔مجھے تم پر پورا بھروسہ "

"۔ہے۔

براق نے ہلکا سا مسکرا کر کہا۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆

www.novelsclubb.com

نینا اپنے ہوسٹل کے کمرے میں موجود تھی۔

وہ قرآن مجید پڑھ رہی تھی۔

آج سورۃ الفاتحہ کی آیت نمبر 5 کی باری تھی۔

"اِیَّاکَ نَعۡبُدُ وَاِیَّاکَ نَسۡتَعِیۡنُ۔"

"ہم تیری ہی عبادت کرتے ہیں اور تجھی سے مدد چاہتے ہیں۔"

(کمرے میں ہر طرف ایک خاص سماں تھا۔)

اس نے اس آیت کی تفسیر پڑھنا شروع کی۔

" عبادت کا لفظ تین معنوں میں آتا ہے۔ "

پرستش، اطاعت وفرمانبرداری اور ہمہ وقت کی بندگی اور غلامی۔ یہاں یہ لفظ "اپنے تینوں معنوں میں مستعمل ہے۔"

اس کے چہرے پر نور صاف واضح تھا۔

www.novelsclubb.com

نور کوئی عام روشنی نہیں ہے بلکہ یہ تو ایک خاص روشنی ہے۔ جو یونہی نہیں مل (جاتا۔)

عبادت کی تین اقسام ہیں۔ جیسے ہم تشہد میں اس کا اقرار کرتے ہیں کہ "

"ہماری تمام قلبی، بدنی اور مالی عبادتیں اللہ ہی کے لیے ہیں۔

نینا نے پڑھا۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆

آبے! آپ کو کبھی اپنے کام سے خوف نہیں آیا؟ کبھی بھی ڈر نہیں لگا کہ اس کام "

"میں ہر موقعے پر صرف اور صرف خطرہ ہے؟

میر آئے نے کچھ سوچتے ہوئے براق سے پوچھا۔

نہیں۔ تم جانتی ہو مجھے اللہ کے سوا اور کسی سے خوف نہیں آتا کیونکہ ہر مسلمان پر "

" صرف اور صرف اللہ سے ڈرنا فرض ہے۔

www.novelsclubb.com

براق نے کہا۔

"تم جانتی ہو اللہ سے ڈرنا اللہ کی عبادت کہلاتا ہے۔"

براق نے کہا تو میر آئے چونکی۔ وہ کچھ دیر کے لیے اپنے غم بھول گئی تھی۔

"وہ کیسے؟"

میر آئے نے پوچھا۔

"اسے ہم قلبی عبادت کہتے ہیں۔ قلبی عبادت میں توکل، خوف ورجاء، محبت، تذلل، اور خوش و خضوع شامل ہیں۔یعنی صرف اللہ پر بھروسہ کیا جائے، اسی سے امید وابستہ کی جائے۔اسی سے ڈرا جائے۔اس سے محبت باقی سب چیزوں سے بڑھ کر ہو اور اسکے سامنے انتہائی عاجزی اور خوش و خضوع کا اظہار کیا جائے۔"

براق نے کہا تو میر آئے خاموشی سے اسے سن رہی تھی۔

"عبادت کا معنی بہت وسیع ہے۔ہر وہ کام جو آپ اللہ کی رضا کے لیے کرتے ہیں اسے عبادت ہی کہتے ہیں۔"

براق نے مزید کہا۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆

www.novelsclubb.com

بدنی عبادات سے مراد فرض نماز اور نوافل نمازیں، روزہ اور حج اور دوسرے "
"احکام الہی کی عملی طور پر پیروی کرنا ہے۔

نینا نے صفحہ پلٹا۔

"مالی عبادات سے مراد زکوٰۃ، صدقات و خیرات، قربانی اور نذر و نیاز وغیرہ ہیں۔"

اگر اللہ کے سوا کسی اور کے لیے ان کاموں میں سے کوئی کام بجالا یا جائے یا اللہ "
کے سوا کسی اور کو بھی اس میں شریک کیا جائے تو یہ عبادت کی نفی اور اللہ کے ساتھ
"شرک کرنا ٹھہرے گا۔

اس کے متعلق اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ "

"وہ شرک کا گناہ کبھی معاف نہیں کرے گا۔

اب وہ "استعانت" کے بارے میں پڑھنے جا رہی تھی۔

استعانت (مدد چاہنا):

www.novelsclubb.com

انسان دنیامیں جو کام بھی کرتا ہے وہ یا تو کسی فائدے کے حصول کے لیے ہوتا ہے "

" یاکسی تکلیف یانقصان کو دور کرنے کی خاطر۔

"ان کاموں کو عربی زبان میں جلب منفعت اور دفع مضرت کہتے ہیں۔"

اب انہی کاموں میں سے کسی کے لیے اگر کوئی شخص کسی ایسے شخص کو یااللہ کے "

سوا کسی بھی دوسری ہستی کو پکارے یااس سے مدد طلب کرے جو اس کے پاس

"موجود نہ ہو (یعنی ظاہری اسباب مفقود ہوں) تو یہ صریح شرک ہے۔

اس کی مثال درج ذیل شعر میں ملاحظہ فرمایئے" :

امداد کن امداد کن، از بند غم آزاد کن

"در دین و دنیا شاد کن یاشیخ عبدالقادر!!۔

www.novelsclubb.com

اب اگر کوئی شخص یہ شعر یا وظیفہ اپنی جگہ پر پڑھے یا شیخ عبدالقادر جیلانیؒ کی قبر پر "

" جاکر پڑھے تو یہ شرک ہوگا۔

کیونکہ اس میں یہ عقیدہ پایا جاتا ہے کہ یہ فوت شدہ بزرگ میری پکار کو سن بھی" رہے ہیں پھر میری مشکل کشائی اور حاجت براری کا امتیاز یا تصرف بھی رکھتے "ہیں۔

"دعا یا پکار کو اللہ تعالیٰ نے عبادت ہی قرار دیا ہے۔"

:احادیث صحیحہ میں سے ایک الفاظ یہ ہیں"

"دعا ہی اصل عبادت ہے۔

:اور دوسری یہ کہ"

"دعا ہی عبادت کا مغز ہے۔

"اگر کوئی شخص دعا کے لیے کسی کا وسیلہ لیتا ہے تو اس میں کوئی حرج نہیں۔"

"اس آیت میں وہ وسیلہ عبادت ہے۔"

ہاں! اگر کسی حاضر شخص سے ایسے کام میں مدلی چاہی جائے جو اس کے اختیار میں "
ہے تو اس میں کوئی حرج نہیں۔ بلکہ ایسے امداد و تعاون کے بغیر تو دنیا میں کوئی کام
"ہو ہی نہیں سکتا۔

نینا نے صفحہ پلٹا۔

اور جو کام اللہ کے سوا کسی دوسرے کے بس میں نہیں جیسے اولاد عطا کرنا، رزق "
میں کمی بیشی کرنا، گناہ بخشنا، عذاب سے نجات دینا وغیرہ وغیرہ۔ ایسے کاموں میں
کسی زندہ موجود شخص سے بھی مدد چاہنا شرک ہوگا۔ مگر کسی خطرے جیسے سانپ یا
"دشمن سے بچنے کے لیے مدد حاصل کرنا اور تعاون چاہنا درست ہوگا۔

اس آیت کا مفہوم یہ ہے کہ ہم صرف اور صرف اللہ کی عبادت کرتے ہیں اور "
صرف اللہ سے ہی مدد مانگتے ہیں۔ اللہ کے علاوہ اور کسی کے آگت اپنا سر نہیں
"جھکاتے۔ اللہ کے علاوہ اور کسی سے خوف نہیں کھاتے۔

www.novelsclubb.com

اس آیت میں (نعبد) کے فوراً بعد (نستعین) کا لفظ لایا گیا ہے تاکہ انسان کو اپنی" عبادت پر غرور نہ پیدا ہو جائے بلکہ وہ یہ سمجھے کہ اسے عبادت کی توفیق بھی اللہ ہی "مدد کی بنا پر میسر آئی ہے۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆

آج موسم بہت خوبصورت تھا۔ بادل آج سورج کو کھل کر چمکنے کا موقع نہیں دے رہے تھے۔

اس کے موبائل کی اسکرین جگمگائی تو وہ چونکا ہوئی۔

نینا نے عباس احمد کی کال ریسیو کی۔

"اسلام وعلیکم۔"

www.novelsclubb.com

نینا نے کہا۔

"واسلام۔"

عباس احمد نے جواب دیا۔

نینا! آج میں تمہیں وہ تمام ثبوت ہینڈ اوور کر دوں گا جو میں نے اکٹھے کیے ہیں۔"

" امید ہے ان سے تمہیں کافی مدد ملے گی۔

لیکن مجھے معلوم ہوا ہے کہ میکائیل ملک کی ملاقات جلد ہی راجیش سے ہو گی۔"

" کہاں ہو گی؟ یہ مجھے ابھی معلوم کرنا ہے۔

عباس احمد نے سنجیدگی سے کہا۔

"اچھا!۔اس ملاقات کی وجہ۔۔آپ کو کچھ معلوم ہے؟"

نینا نے کچھ سوچتے ہوئے پوچھا۔

سنا ہے کہ ان کے درمیان کوئی ایگریمنٹ ہونا ہے اور اس ایگریمنٹ کے بارے "

"میں ساری تفصیلات میں تمہیں دوں گا۔

عباس احمد نے جواب دیا۔

www.novelsclubb.com

"ٹھیک ہے۔"

نینا نے کہا۔

"کہاں ملنا ہو گا ہمیں؟"

نینا نے کچھ لمحے بعد پوچھا۔

"میں تمہیں ایڈریس واٹس ایپ کرتا ہوں۔"

"سہی۔"

"اور ہاں! ایک اور بات۔"

عباس احمد نے کہا۔

www.novelsclubb.com

"جی؟"

نینا نے فوراً پوچھا۔

"تم وہاں بھیس بدل کر آنا۔"

یہ سن کر نینا تھوڑا حیران ہوئی۔

"کیوں؟"

نینا نے پوچھا۔

"میکائیل ملک کو معلوم ہوگا کہ تم یہاں آئی ہوئی ہو۔اور وہ یہ جانتا ہے کہ تم اس کے دشمنوں میں سے ایک ہو۔تو وہ ضرور تمہارے بارے میں معلومات لینے کی کوشش کر رہا ہوگا۔اگر اس نے تمہیں میرے ساتھ دیکھ لیا تو اس شک ہو جائے گا۔یہ مت بھولو کہ میں صرف اسی کی وجہ سے اپنے وطن نہیں جا سکتا۔"

عباس احمد نے کہا تو نینا کی حیرت غائب ہو گئی۔

" میں سمجھ گئی۔"

www.novelsclubb.com

نینا نے کہا۔

"تو ٹھیک ہے۔آج دوپہر دو بجے میرے دیے گئے ایڈریس پر پہنچ جانا۔"

عباس احمد نے یہ کہہ کر فون بند کر دیا۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

وہ ایک یستوران تھا۔نینا وہاں داخل ہوئی۔

(اس کی شخصیت بہت انمول تھی۔)

ایک ٹیبل کے ساتھ رکھی کرسی پر عباس احمد بیٹھا تھا۔

نینا نے اس کی جانب دیکھا۔

نینا ایک عبایے اور اسکارف میں ملبوس تھی۔

(اس کی شخصیت بہت رعب دار تھی۔)

www.novelsclubb.com

نینا نے اپنا چہرے کو نقاب میں ڈھکا ہوا تھا جس میں سے صرف اس کی بڑی سیاہ آنکھیں آشکار تھیں۔

(وہ ایک پر اعتماد اور باوقار شخصیت کی مثال تھی۔)

وہ عباس احمد کی جانب بڑھی۔

"مرحبا۔"

عباس احمد نے اسے دیکھا تو وہ سمجھ گیا کہ یہ نینا ہی ہے۔

"آؤ بیٹھو۔"

عباس احمد نے کہا تو نینا میز کے ساتھ رکھی کرسی پر آ کر بیٹھی۔

عباس احمد نے اسے ایک پیکٹ دیا۔

"یہ کیا ہے؟"

نینا نے عباس احمد کو سوالیہ نگاہوں سے دیکھتے ہوئے پوچھا۔

www.novelsclubb.com

"اس میں کچھ یو ایس بیز اور کچھ تصویریں ہیں جن میں میکائیل ملک سے متعلق بہت سی معلومات ہیں۔"

عباس احمد نے سنجیدگی سے کہا۔

"اس میں ایک ڈائری ہے جو کہ میکائیل کی بیوی ماریہ کی ہے۔"

اس نے مزید کہا۔

"یہ آپ کو کیسے ملی؟"

نینا نے فوراً پوچھا۔

" بس یوں سمجھ لو کہ اس کے گھر میں میرا ایک مخبر ہے۔"

عباس احمد نے ابرو اچکاتے ہوئے کہا۔

"کیا میں اس کے بارے میں جان سکتی ہوں؟"

نینا نے پوچھا۔

www.novelsclubb.com

"وقت آنے پر وہ تم سے خود رابطہ کر لے گا۔"

یہ سن کر نینا حیران ہوئی۔

اس نے وہ پیکٹ اپنے بیگ میں ڈال لیا۔

اچانک وہاں کچھ سیاہ نقاب پوش افراد آ گئے۔

ان میں سے ایک نے اپنی جیب میں سے ایک پستول نکالی اور عباس احمد کے سر پر تان دی۔

"کون ہو تم لوگ؟"

عباس احمد نے پوچھا۔

وہاں موجود باقی لوگ بھی یہ دیکھ کر وہاں سے جانے لگیں۔ لیکن ان میں سے کسی شخص نے وہاں موجود باقی لوگوں کو کچھ نہیں کہا۔یوں معلوم ہو رہا تھا کہ وہ لوگ یہاں صرف عباس احمد کے لیے آئے تھے۔نینا کو عباس احمد کے ساتھ دیکھ کر انہے یہ سمجھ آ گئی کہ وہ اس کی کوئی ساتھی ہے۔

"چلو ہمارے ساتھ !۔"

اس نقاب پوش شخص نے عباس احمد سے بلند آواز میں کہا۔ وہ اردو میں بات کر رہا تھا۔

"تم یہاں سے بھاگ جاؤ۔ جلدی!۔"

عباس احمد نے چند لمحے بعد نینا سے کہا۔

نینا وہاں سے اپنی پوری رفتار سے بھاگی لیکن تب ہی ان میں سے ایک نقاب پوش شخص نے ااسے بازو سے جکڑا اور اپنی پوری قوت سے زمین پر گرایا۔

براق یامان جو کہ ریستوران کی سیڑھیوں سے نیچے اتر رہا تھا، یہ منظر دیکھتے ہی اس نے اپنی جیب سے ایک پستول نکال لی۔ اس کے ساتھ احمت بھی موجود تھا۔ احمت نے بھی اپنی جیب سے پستول نکال لی۔ اور وہ دونوں ان کی طرف تیزی سے بڑھے۔

(مشکلات کا سامنا کرتے ہوئے براق کی روح امید اور الہام کی روشنی کے طور پر چمک رہی تھی۔)

کچھ دیر وہاں گہما گہمی کی صورتحال قائم رہی۔

کچھ لوگ وہاں سے بھاگ گئے۔

وہاں صرف ایک شخص بچا تھا۔

براق نے اس شخص کو جو کہ زمین پر نڈھال ہو کر گرا ہوا تھا اسے گردن سے پکڑا۔

"کون ہو تم ؟اور ان سے کیا چاہتے ہو ؟"

براق نے بلد آواز میں پوچھا۔

اس شخص نے اپنے سامنے موجود پستول اٹھائی اور فوراً سے گولی اپنے سر پر مار دی۔

براق نے اس کی گردن چھوڑ دی۔

www.novelsclubb.com

یہ سب دیکھ کر اس کی آنکھیں سرخ ہو گئیں۔

عباس احمد اسے یونہی دیکھ رہا تھا۔

"کیا آپ جانتے ہیں ان لوگوں کو ؟"

براق نے عباس احمد سے پوچھا۔

"نہیں۔"

عباس احمد نے جواب دیا۔

"اور آپ؟"

اب کی بار براق نے نینا کی جانب دیکھتے ہوئے کہا۔

نینا نے نفی میں سر ہلا دیا۔

اسے یقین تھا کہ براق اسے نہیں پہچان پایا۔وہ اپنی آواز سے اسے شک میں نہیں (ڈالنا چاہتی تھی۔

www.novelsclubb.com

براق نے فرش پر سے اس کا بیگ اٹھایا۔

"یہ لیں آپ کا بیگ۔"

وہ بیگ نینا کی طرف بڑھاتے ہوئے براق نے کہا۔نینا نے اپنا بیگ لے لیا۔

"بہت شکریہ آپ کا۔"

عباس احمد نے ہلکا سا مسکراتے ہوئے کہا۔

شکریہ کی بات نہیں۔اپنے ملک میں موجود ہر شخص کی حفاظت کرنا میرا فرض "

"ہے۔

ویسے ایک انسان ہونے کی حیثیت سے اگر ہم کسی پر بھی ظلم ہوتا دیکھیں پھر "

"چاہے وہ ہمارے ملک کا ہو یا نا ہو،اس کی حفاظت کرنا ہم سب کا فرض ہے۔

براق نے کہا۔

اس کی سوچ بہت گہری تھی۔وہ عام لوگوں کی طرح ایک محدود سوچ کا مالک)

(نہیں تھا۔

www.novelsclubb.com

"بالکل صحیح کہا تم نے۔میں اب چلتا ہوں۔"

عباس احمد یہ کہہ کر وہاں سے جانے لگیں۔

"تمام!۔"

براق یہ کہنے کے بعد احمت کے ساتھ وہاں سے چلا گیا۔

آخر میں نینا بھی وہاں سے جانے لگی۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆

نینا ہوسٹل پہنچی۔

سلطانہ کے دل میں آج بہت کچھ تھا جو وہ سمجھ نہیں پا رہی تھی یا شاید سمجھنا نہیں (چاہ رہی تھی۔

وہ سیدھا اپنے کمرے میں گئی۔

www.novelsclubb.com

(اس کا دل بہت بھاری تھا۔)

بیگ میں سے وہ پیکٹ اس نے ایک تجوری میں رکھوالیا تھا۔ وہ اسے ہوسٹل میں رکھنے کا رسک نہیں لے سکتی تھی۔

بیڈ پر بیٹھتے ہی اس نے اپنا بیگ بیڈ پر پھینک دیا۔

(اس کا دل بہت کچھ قبول نہیں کرنا چاہ رہا تھا۔)

اس کی آنکھوں میں سے اشک خود بخود بہنے لگیں۔

اس کا دل آج براق کے لیے دھڑکا یا شاید یہ جذبات تب ہی سے تھے جب وہ اس سے پہلی بار ملی تھی۔

"اس نے مجھے تب بھی بچایا اور اب بھی۔ کیوں؟ نا چاہتے ہوئے بھی وہ میرے سامنے کیوں آ جاتا ہے؟ میں اس سے نہیں ملنا چاہتی۔ لیکن پھر بھی یہ سب کیسے ہو جاتا ہے؟ کیا یہ سب اتفاق ہے؟"

(اس کے آنسو محبت کی کہانی لکھ رہے تھے۔)

"آخر ایسا کیوں ہوتا ہے؟"

(یہ آنسو بہت کچھ واضح کر رہے تھے۔)

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

اگلے ہی دن نینا کو میر آئے کی کال موصول ہوئی۔

"نینا! مجھے تم سے ایک اہم بات کرنی ہے۔"

"ہاں کہو۔"

"اصل میں بات تمہارے بارے میں اور۔۔"

"اور؟"

"براق آبے کے بارے میں ہے۔"

"کیا؟"

"ہاں!۔"

"کیا بات ہے؟"

"وہ۔۔دراصل براق آبے تم سے ملنا چاہتے ہیں۔"

www.novelsclubb.com

"کیوں؟"

نینا نے حیران ہو کر پوچھا۔

"وجہ تمہیں معلوم ہے۔"

"کیسی وجہ؟ مجھے نہیں سمجھ آرہی کہ تم کیا کہہ رہی ہو؟"

نینا نے پوچھا۔

(وہ شاید سب سمجھتے ہوئے بھی کچھ سمجھنا نہیں چاہ رہی تھی۔)

"اللہ اللہ! نینا دیکھو براق آپ تم سے شادی کرنا چاہتے ہیں۔"

"ک۔۔۔کیا؟"

www.novelsclubb.com

(حیرت کا سمندر اس کے دل میں بہنے لگا۔)

"اس میں اتنا حیران ہونے کی کیا بات ہے؟"

"کیا تم ان سے محبت نہیں کرتی؟"

تمہاری خاموشی بتا رہی ہے کہ جو جذبات براق آپ تمہارے لیے رکھتے ہیں وہی"

"جذبات تم بھی ان کے لیے رکھتی ہو۔رائٹ؟

"میر آئے میری بات سنو۔میں ان سے نہیں مل سکتی۔"

"کیوں؟تم اپنی محبت کو کھونا چاہتی ہو؟"

(یہ سنتے ہی نینا کا دل بہت سے دکھ سے بھر گیا۔)

کسی محبت؟تم ایسا کیسے کہہ سکتی ہو؟میں ان سے محبت نہیں کرتی۔بلکہ میں تو کسی"

سے بھی محبت نہیں کر سکتی کیونکہ میری زندگی میں بہت سے ایشوز ہیں جن کا حل

"نکالتے نکالتے شاید میری ساری زندگی گزر جائے۔

"شادی تو ایک ذمہ داری کا نام ہے۔اور میں یہ ذمہ داری ابھی نہیں لے سکتی۔"

"نینا!تمہارا دل تمہارے الفاظ کا ساتھ نہیں دے رہا۔"

"میر آئے!اب بس کرو۔"

"ٹھیک ہے۔ لیکن میرے خاموش ہو جانے سے حقیقت بدل نہیں جائے گی۔"

"مجھے کچھ کام ہے میں بعد میں بات کرتی ہوں۔"

سنو! تم ان سے ملنے چلی جانا۔ میں نہیں چاہتی کہ تمہاری محبت کی کہانی ادھوری رہ جائے۔"

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

وہ رات آچکی تھی۔ آج براق کو نینا سے ملنا تھا۔

جب رات کا پرچم لہرایا گیا تو وقت ایک لمحے کے لیے رک گیا۔ ستاروں کی چھتری کے نیچے وقت بالکل ساکت نظر آرہا تھا اور یہ رات ستاروں کی مٹی سے بنے ہوئے خواب کی طرح آشکار ہو رہی تھی۔

وہ گلہانے پارک میں موجود ایک بینچ پر بیٹھا تھا۔

(گلھانے پارک دراصل ترکیے کے ماضی کی کہانی ہے جہاں تاریخ کی روشنی ہر قدم پر چمکتی نظر آتی ہے۔)

اس کے ہاتھ میں ایک سرخ گلاب تھا۔

(گلھانے امن و خاموشی کا باغ ہے۔)

نینا ہوسٹل کے کمرے میں موجود تھی۔ کھڑکی سے باہر ستاروں سے روشن آسمان کو دیکھتے ہوئے اس کی سیاہ آنکھوں میں بہت کچھ تھا۔

براق بینچ پر بیٹھا ستاروں سے بھرے آسمان کو دیکھ رہا تھا۔ اس کی نیلی آنکھوں میں بہت سے جذبات واضح تھے۔

(یہ رات ایک جادوئی خواب کی طرح تھی جس نے سلطان اور سلطانہ کو کسی اور دن کی یادگاری نہیں کرنے دی۔)

"میں۔۔۔ میں ان سے محبت نہیں کرتی۔"

نینا نے دل ہی دل میں سوچا تو اس کی آنکھیں بھر آئیں۔

"میں چاہتا ہوں کہ وہ آج یہاں نہ آئے۔"

براق نے آسمان کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

(گلہا نے پارک کی خوشبو داری ایک خوابوں کی دنیا کا دروازہ کھول رہی تھی جہاں راحتوں کی خوشبو محسوس ہوتی۔)

"یا شاید! ایسا نہیں ہے۔"

یہ سوچتے ہی اس کی آنکھوں سے بہت سے آنسو بہنے لگیں۔

"تم نہیں آؤ گی۔ میں جانتا ہوں۔"

براق نے مسکراتے ہوئے سوچا۔

www.novelsclubb.com

اس کے ہاتھ میں وہ سرخ گلاب ابھی تک بالکل تازہ تھا۔

(اس رات آسمان پر روشن تاروں نے سلطان اور سلطانہ کی محبت کی کہانی کو روشن کر دیا۔)

" اگر میں ان سے ملنے نہ گئی تو؟"

نینا نے یہ سوچا تو اس کا دل بہت بھاری محسوس ہو رہا تھا، جس میں بہت سا خوف موجود تھا۔

کسی کو کھو دینے کا خوف!۔

"اگر میں نے انہیں کھو دیا؟"

"لیکن! اگر میں ان سے ملنے چلی گئی تو میں اپنے اللہ کو ناراض کر دوں گی۔"

براق نے یونہی آسمان کی طرف سے نظر ہٹا کر اس سرخ گلاب کو دیکھا جو اس کے ہاتھ میں موجود تھا۔ وہ جلد ہی مرجھا جائے گا۔ وہ جانتا تھا یہ لیکن اگر یہ پھول اس کی سلطانہ کے ہاتھ میں مرجھاتا تو اس پھول کے ساتھ ساتھ ان کی محبت نے بھی مرجھا جانا تھا۔

(گلھانے کا ہر کونا موسم کی رومانی کہانی سناتا ہے جو دل کو بے قرار کر دیتی ہے۔)

(یہ رات ان کی یادوں کا حصہ بننے جا رہی تھی۔)

"میں نہیں آؤں گی براق!۔ لیکن اس کا یہ مطلب نہیں کہ۔۔"

اس نے سوچا تو اس کے دل پر بوجھ مزید بڑھ گیا۔

"تم یہاں مت آنا!۔ میں ہماری محبت کی ہار نہیں چاہتا۔"

براق نے اس سرخ گلاب کو دیکھتے ہوئے کہا جو اب پہلے سے کم تازہ لگ رہا تھا۔

گلھانے میں ہر قدم پر ایک نئے سفر کا منظر ہوتا جو تاریخ کی روشنی میں چمک رہا (تھا۔)

وہ اب خاموشی سے اپنے بیڈ پر آکر بیٹھ گئی۔ سر جھکائے اس کی آنکھوں میں سے اشک ابھی تک بہہ رہے تھے۔

براق کی نیلی آنکھوں میں ایک چمک تھی۔ فتح کی چمک۔ وہ خاموشی سے وہاں اس کا نتظار کر رہا تھا۔

(ان کی محبت اس خاموشی میں گونج رہی تھی۔)

www.novelsclubb.com

"میں جانتا ہوں کہ یہ انتظار بے سود نہیں رہے گا۔"

براق نے دل ہی دل میں کہا۔

"میں چاہتی ہوں کہ تم مجھے سمجھ سکو۔"

نینا نے زخمی سے انداز میں زیر لب کہا۔

(ہر لمحہ ایک جواہر تھا۔)

"تم میری ملکیت ہو۔"

براق نے زیر لب آسمان کو دیکھتے ہوئے کہا۔

نینا بس خاموشی سے بیڈ پر بیٹھی رہی۔ گھڑی پر وقت دیکھا تو رات کے بارہ بجنے میں صرف نو منٹ باقی تھے۔ اس کا دل بہت زخمی تھا۔

www.novelsclubb.com

"میں نہیں آؤں گی براق!۔ میں نہیں آؤں گی۔"

جیسے ہی رات نے اپنے رازوں سے پردہ اٹھایا ہر یاد اس کے دل میں ہمیشہ کے لیے (نقش ہونے لگی۔)

وہ خاموش تھا۔

بہت خاموش۔

وہ بھی خاموشی سے بس اپنی آنکھوں سے بہتے ہوئے اشک کو دیکھی جا رہی تھی۔

رات کے اسے پر فتن دائرے میں، انہوں نے خود کو خاموشی اور محبت کی اس (بھول بھلیاں میں کھو دیا!

مشترکہ خوابوں کی بھول بھلیاں!۔)

www.novelsclubb.com

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

(باقی آئندہ ماہ انشاءاللہ!۔)